ترجمہ: ''البتہ اگر ہم پھر گئے مدینہ کو تو نکال دے گا جس کا زور ہے وہاں سے کمزور لوگوں کو۔''

منافقین نے مسلمان طلباء کو گالیاں دیں اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے نعرہ لگایا؟۔

''لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا.'' (۱۰)

ترجمہ: ''مت خرچ کرو ان پر جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ کے یہاں تک کہ متفرق ہو جائیں۔''

یعنی یہ جو طلباء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد ہیں ان پر خرچ مت کرو، آج کی اصطلاح میں ان کو چندہ مت دو تا کہ وہ بھاگ جائیں، اس ظالم کو کیا پتا کہ یہ بھاگنے والے لوگ نہیں ہیں اور قرآن نے اس کا جواب دیا:

''وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ.'' (۱۱)

ترجمہ: ''اور اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں اور زمین کے لیکن منافقین نہیں سمجھتے''۔

یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے ہاتھ کھینچ لیے تو یہ لوگ بھاگ جائیں گے، یہ بھاگنے والے لوگ نہیں ہیں۔ وہی ابو ہریرہؓ پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے بعض دفعہ بھوک سے گر جاتے ہیں، لوگ سمجھتے ہیں مرگی کا دورہ پڑ رہا ہے۔ فرماتے ''ماکان الا الجوع'' مرگی کا دورہ نہیں تھا، وہ تو بھوک تھی، لیکن اللہ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچایا، بجائے اس کے کہ آپ ان اللہ کے مہمانوں کا شکریہ ادا کریں، آپ ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

اُمت کے ہر فرد کو ہر لمحہ علماء کرام کی رہنمائی کی ضرورت ہے:

اور پھر اس کے نصاب کو خراب کرنے کے لیے کہا جاتا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ مدارس کے طلباء عوامی رو میں آجائیں۔ میں حیران ہوتا ہوں ان کی عقلوں پر! کیوں کہ عالم وہ ہے جو چوبیس گھنٹے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ زندگی گزارتا ہے، آپ سے پوچھتا ہوں آپ پانچ وقت کے نمازی ہیں، آپ مسجد میں آتے ہیں یا نہیں؟ پانچ وقت آپ کا عالم سے رابطہ ہوتا ہے یا نہیں؟ جمعہ اور عیدین میں آپ آتے ہیں، بچہ پیدا ہوتا ہے تو آپ بھاگتے ہیں کہ جی مولانا صاحب! ذرا بچے کے کان میں اذان دے دیجیے اور کوئی اچھا سا نام رکھیں، بچہ ذرا بڑا ہوتا ہے، آپ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب! اس کی بسم اللہ کرا دیجیے، جوان ہوا اس کا اب نکاح پڑھا دیجیے اور خدانخواستہ کوئی اللہ کو پیارا ہو گیا اس کا جنازہ پڑھا دیجیے۔ کون سا مرحلہ ہے کہ عوام کا علماء سے رابطہ نہیں ہے؟ یعنی اس طرح غلط طریقے سے پیش کیا جاتا ہے جیسے عوام کسی اور دنیا میں رہتے ہیں اور علماء کسی اور دنیا میں۔ حالاں کہ تم دوسری دنیا میں رہتے ہو، چھ چھ مہینے تم شکل نہیں دکھاتے، کبھی ٹی وی پر آکر شکل دکھا دیتے ہو، تمہیں چاہیے کہ تم عوام کے ساتھ آؤ، ان کے

ساتھ پانچ وقت نمازیں پڑھو، ان کے ساتھ ملو، ان کے حالات معلوم کرو، عوامی دھارے کا مطلب کیا ہے؟ عوامی دھارے کے کیا یہی معنی ہیں کہ اِدھر نماز کا وقت ہوا، اُدھر امام صاحب بیوی کے ساتھ کسی کلب میں بیٹھا ہوا ہو؟ تلاش کرو، جی امام کہاں چلا گیا؟ یہ ہے اُن کے ہاں عوامی دھارے کا مطلب (نَعُوْذُ بِاللّٰہ) یہ لوگ شیطانی راستوں میں لے جانا چاہتے ہیں، بھائی! یہ مسجدیں، یہ مدرسے اُمت کے دین کی بقاء کا ذریعہ ہیں اور یاد رکھیے! اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ ہم نے اس دین کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ تم ہزار کوششیں کرو، اعداء اِسلام بھی ہزار کوششیں کریں، ان شاء اللہ اس دین کو مٹا نہیں سکتے۔

مدارس اور اہل مدارس کا محافظ اللہ ہے:

یہ اللہ وہی ہے جس نے بیت اللہ کی حفاظت کی، آج بھی اس کی وہی طاقت ہے اس سے ڈرو، بڑے بڑے فرعونوں کو اللہ نے سزا دی ہے، فرعون جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا، جب سمندر میں غوطے کھا رہا تھا، تو اس وقت وہ بھی کہہ رہا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لایا۔ اس لیے میں کہتا ہوں دین اللہ کی طرف سے ہے اور ''ان لھذا الدین ربا یحمیہ'' اس دین کا بھی ایک رب ہے جس نے اس کو اتارا اور وعدہ کیا کہ وانا لہ لحافظون ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

دین کی حفاظت قیامت تک ایک جماعت حقہ کرتی رہے گی:

اس دین کی حفاظت دین والوں سے ہے، ان شاء اللہ جب تک یہ دنیا قائم ہے، یہ دین بھی قائم رہے گا، علماء قائم رہیں گے۔ دنیا کہیں سے کہیں چلی جائے، اللہ کی ایک جماعت اس دین کو سنبھالے رکھے گی اور وہ ہر قسم کی قربانیاں دے گی، آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ دنیا کی کوئی مادی چیزیں ہیں کہ ذرا سی کوئی تکلیف ہوئی تو یہ علماء بھاگ جائیں گے، یہ اللہ کے وہ نیک بندے ہیں، جنہوں نے اللہ سے وعدہ کیا ہے کہ دین کے لیے ہم جییں گے، دین کے لیے مریں گے، اسی کے لیے سب کچھ ہوگا، آپ دیکھ رہے ہیں کہ دین کی اشاعت کو علماء اپنا فرض سمجھتے ہیں، وہ اسباب کی طرف نہیں دیکھتے، جہاں جگہ مل گئی، دین کا کام شروع کر دیا۔

علم دُشمن کے لیے ہلاکت کی وعید:

میں اپنے حکمرانوں سے کہتا ہوں، خدا کے لیے اپنی آخرت خراب مت کرو، اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو دین اور اہل دین سے محبت کرو۔ تم اگر بجائے محبت کے ان طلباء کے دشمن بن گئے تو پھر ہلاکت کا راستہ کھلا ہوا ہے، یہ اللہ کے مہمان ہیں، جو اللہ کے مہمانوں کو چھیڑے گا اور اس پر آہیں نکل گئیں تو پھر اپنے انجام کی فکر